سوال

ہمارے ہاں مسجد میں ایک پروگرام کا اہتمام ہوا جس میں مسلمان نوجوانوں نے اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں کے ساتھ شادی کے متعلق احادیث کے بارہ میں مناقشہ کیا اور یہ کہ انہیں چاہیے کہ وہ نوجوانوں کی شادی کے معاملات میں آسانی پیدا کریں۔ تو اس موضوع نے کئی اور موضوع بھی بحث کے لیے کھول دیے، والدین زوجین کی حالت اور ان کی رفاہ کا اہتمام کرتے ہیں اور پھر خاص طور پر بچے کی پیدائش کے موقع پر۔ دور حاضر میں طالب علم گریجویشن کی تعلیم 21 برس کی عمر میں یا میڈیکل کی تعلیم 23 برس کی عمر میں مکمل کرتے ہیں اور وہ شادی کا خرچہ برداشت نہیں کرسکتے، تو ان کے لیے آپ کون سی عملی نصیحت فرمائیں گے، یورپ میں بہت سے ایسے نوجوان ہیں جو اپنے آدھے دین (شادی) کو مکمل کرنا چاہتے ہیں؟

جواب

الحمد للہ

اول :

آدمی کا امور شرعیہ میں مناقشہ کرنا اور اس میں وقت گذارنا اس کے لیے سب سے نفع مند کام ہے، اس لیے کہ طلب علم فرض اور عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور اس کام میں مصروف ہے جو اسے اور دوسروں کے لیے بھی نفع مند ہے۔

ایک بات یاد رکھنی چاہیے کہ جب مناقشہ میں کسی مسئلہ میں مشکل پیش آئے تو انہیں چاہیے کہ وہ اس کو علماء کرام سے پوچھ لیں۔

دوم :

فسق و کفر والے ممالک میں رہنے والوں کے لیے نصیحت ہے کہ وہ مسلم ممالک کی طرف ھجرت کریں جہاں پر دنیاوی فتنے نہیں پائے جاتے، اور اسے وہاں بھی شادی کے لیے عورتیں مل جائیں گی اور یہ عورتیں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں لیکن ان میں اختیار وہ کرنی چاہیے جو (دینی ناحیہ سے) اچھی ہو۔

اور ہم اسے یہ نصیحت کریں گے کہ وہ ایسا ماحول ترک کردے جہاں پر اس کے قدم پھسلنے کا خطرہ ہے، چاہے وہ رہائشی یا کام کرنے اور یا پھر پڑھائی کا ماحول ہو۔

اور ہم اسے یہ بھی نصیحت کریں گے کہ وہ جتنی جلدی ہوسکے شادی کرلے اور ایسی صالحہ لڑکی اختیار کرے جو اسے مہر اور دوسری فرمائشوں سے تنگ نہ کرتی رہے۔

یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ اگر وہ شادی کی طاقت نہیں رکھتا تو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے حرام کردہ اشیاء کی طرف نہ دیکھے اور نہ ہی حرام کردہ اشیاء سننے اور حرام کی طرف جانے اور اسے چھونے سے بھی باز رہے، اور اس کے لیے روزے اور نماز اور دعاء اور صالح قسم کے دوست واحباب سے تعاون حاصل کرے، اور اپنے وقت کو گزارنے کے لیے طلب علم اور حفظ قرآن اور دعوت الی اللہ میں مصروف رہے اس لیے کہ اگر نفس کو اللہ تعالی کی اطاعت میں مصروف نہ رکھا جائے تو وہ اللہ تعالی کی معصیت میں مشغول ہوجائے گا۔

سوم :

ولی الامر اور نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو ہماری نصیحت ہے کہ وہ شادی کے لیے تکمیل تعلیم کا بہانہ نہ بنائیں اور اسے رکاوٹ نہ بنائیں۔

تحصیل علم میں شادی رکاوٹ کب بنی تھی؟ بلکہ تجربہ اور واقع تو اس کے برعکس اور اس پر شاھد ہے کہ شادی تو تحصیل علم میں مدد اور معاون ثابت ہوتی ہے، اس لیے کہ ذھن ہر قسم

کے غلط خیالات سے صاف شفاف ہوجاتا اور سوچ وفکر میں راحت آجاتی ہے ، بلکہ اس سے بڑھ کریہ ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نوجوانوں کوشادی والے حکم کی تعمیل کرنے میں جلدی ہے ۔

اور نوجوانوں کے اولیاء کے ذمہ بھی ہے کہ وہ نوجوانوں کوایسی فرمائشیں کرکے جن میں اسراف اورزیادتی ہوتنگ نہ کریں ، اور صرف وہ چیز ہی طلب کریں گھر اور عورت کی ضرورت ہو، اورانہیں یہ علم ہونا چاہیے کہ شادی طلب رزق کے اسباب میں سے ایک سبب ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

اور تم میں سے جومرد وعورت شادی شدہ نہ ہوں ان کا نکاح کردواوراپنے نیک بخت غلام لونڈیوں کا بھی اگروہ مفلس بھی ہوں گے تواللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا ، اللہ تعالی کشادگی والااور علم والا ہے النور(32) ۔

واللہ تعالی اعلم .